سوال

(314) جان بوجھ کرننگے سر نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اہلِ حدیث مساجد میں نمازی اکثر جان بوجھ کر ننگے سَر نماز پڑھتے ہیں۔ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ننگے سَر نماز ادا کیا کرتے تھے؟ کیا یہ فعل پسندیدہ اور افضل ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ننگے سَر نماز پڑھنے کا جواز ہے، جس طرح کہ متعدد روایات سے ثابت ہے۔ مثلاً رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی ہے جس کے پڑھنے کی صورت یہ تھی، کہ کپڑے کی دونوں طرفیں خلاف سمت سے کندھے پر ڈال لیں، یعنی کپڑے کی دائیں طرف بائیں کندھے پر، اور بائیں طرف دائیں کندھے پر ڈالی۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے، کہ سَر پر کچھ نہ تھا۔ ہاں البتہ سَر کا ڈھکنا افضل ہے۔ (جو بمقابلہ جواز ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی جواز پر عمل کرے، تو اس پر طعن و تشنیع نہیں کرنا چاہیے) کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ کے دوران کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں فرمایا تھا:

’إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَاوْسِعُوا ‘صحیح البخاری، بَابُ الصَّلَاةِ فِی القَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ...الخ، رقم:٣٦٥

یعنی ’’جب ا فراخی کرے تم بھی فراخی کرو۔‘‘

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے ’’احکام شریعت‘‘ میں ننگے سَر نماز پڑھنے کو افضل قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس میں خشوع و خضوع زیادہ ہے۔ اس کے برعکس علامہ ناصر الدین البانی نے ننگے سَر نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔ فرماتے ہیں:

’وَالَّذِی أَرَاهُ فِی هٰذِهِ المَسأَلَةِ أَنَّ الصَّلَاةَ حَاسِرَ الرَّاسِ مَكرُوهَةٌ ‘تمام المنة (١/ ٥٩) بحوالہ المسجد فی الاسلام، ص:٢١٥)

لیکن علامہ موصوف کے نظریہ سے موافقت کرنا مشکل امر ہے۔ دلائل اپنی جگہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ بطورِ مثال صحیح بخاری کی ’کتاب الصلوۃ‘ کی طرف رجوع فرمائیے: حقیقتِ حال واضح ہوجائے گی۔ (ان شاء ا)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :302

محدث فتویٰ